سوال

میں ایسے ملک کا رہائشی ہوں جہاں ایک سے زائد شادی کرنے کی اجازت نہیں، جس کے تیجہ میں عرفی شادی کرنی ممنوع ہے، اوراسے کارپوریشن میں رجسٹر کرانا ممکن نہیں، حالانکہ ولی معاشرتی طور پراپنی ایک بیٹی کی اس طرح شادی کرنے پر تیار نہیں ہے، توایک شادی شدہ شخص کےلیے اس طرح کی شادی کرنے کا حکم کیا ہے وہ عورت بھی راضی ہے اورمذکورہ طریقہ میں شادی کرنا کیسا ہوگا، میں دیکھتا ہوں کہ اس عورت کا ایک بھائی جس کی عمر پچیس برس ہے وہ اس پر موافق ہے لیکن وہ کہتا ہے کہ یہ راز ہی رہے ؟

جواب

الحمد للہ

اول :

ہم نہیں جانتے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے جنہیں مسلمانوں کا حکمران بنایا ہے اورانہیں مسلمان معاشرہ کی ذمہ داری سونپی ہے وہ کس طرح اللہ اوراس کے دین کے خلاف جنگ کرنے کی جرات کرتے ہیں، اوروہ اس پر اکتفا نہیں کرتے کہ اللہ کے نازل کردہ حکم کو ترک کریں، بلکہ وہ اس میں شریعت اسلامیہ کی مخالفت اوراس حکم کے خلاف قانون لاگو کردیتے ہیں اور پھر اس شریعت کے خلاف اعلان جنگ کرتے ہوئے اس سے مذاق بھی کرتے ہیں، اس میں یہ بھی شامل ہے :

لوگوں کو حلال پر عمل کرنے میں تنگی پیدا کرنا اورانہیں حلال استعمال کرنے سے روکنا، اور حرام کو پھیلانا اور نشر کرنا اوراس پر راضی ہونا، اوراگر انسان کی کوئی برائی اور معصیت اس کےاپنے ساتھ مخصوص ہو تو اس پراس نسبت سے بات کرنا آسان ہوتی ہے کہ یہ معصیت قانون کی قوت کے ساتھ ہے، تو اس کے فاعل کو ثواب ہوگا اورتارک کو سزا ہوگی! اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ وہ مسلمان حکمرانوں اوررعایا کے حالات کی اصلاح فرمائے

اگرایسے لوگ چند لمحات بیٹھ کر سوچیں کہ انہوں نے ایک تنگ اورچھوٹی سی اندھیری کوٹھری میں جانا ہے جہاں نہ توان کا کوئی خادم ہوگا، اورنہ ہی وزیر ومشیر، اورنہ مال ودولت ہوگی اورتاج اورانواع واقسام کے کھانا پینا : اگر یہ سوچ لیں توانہیں علم ہوجائیگا کہ یہ معاملہ بہت ہولناک ہے اوریہ ایک حقیقت ہے مذاق نہیں

اوراگر یہ لوگ اپنے رب اورپروردگار کی ملاقات کے متعلق سوچ لیں اور غوروفکر کریں توان کےلیے اپنی پوری زندگی کے متعلق نظر دوڑانا ممکن ہوسکتا ہے، اوراگر اللہ تعالی ان میں کوئی خیر وبھلائی جانتا ہوتا توانہیں ہدایت نصیب فرمادیتا

دوم :

سوال کرنے والے بھائی آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ : آپ کےلیے عورت کے ولی کے بغیر شادی کرنا جائز نہیں، اوریہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ لڑکی کے والد کے موجود ہوتے ہوئے لڑکی کے بھائی کےلیے بہن کی شادی کرنے کا حق نہیں، باپ کی ولایت اس وقت ختم ہوگی جب یہ پتہ چل جائے اورثابت ہوجائے وہ لڑکی کو کسی سے بھی شادی کرنے سے روک رہا ہے، اوریہ بغیر کسی شرعی اور معقول سبب کے ہو جو شریعت کے موافق ہو

اورجس حالت میں آپ نے بیان کیا ہے کہ باپ اپنی بیٹی کی شادی کرنے سے روک رہا ہے وہ ایک اچھا قدم ہے، اور شریعت اور عقل کے بھی موافق ہے، آپ کس طرح چاہتے ہیں کہ اس کی بیٹی سے آپ شادی کرلیں اوریہ شادی اس کے ملک کے کسی محکمہ کی جانب سے تصدیق شدہ اور معتبر نہ کہلائے ؟! اور کیا آپ کو علم ہے کہ اس کے تیجہ میں کیا مرتب

ہو گا اگر کوئی خرابی پیدا ہوگئی تو کیا بنے گا ؟.

نکاح فارم بلکہ دوسرے معاملات وغیرہ کے کاغذات کی تصدیق و توثیق کرانا دین میں کوئی نئی چیز اور بدعت نہیں، بلکہ یہ تو مصالح المرسلہ میں شامل ہوتا ہے جو شریعت کے ساتھ موافق ہے

اور مصلحت مرسلہ وہ مصلحت ہے جو شارح نے دی ہے: یعنی اسے مطلق رکھا ہے نہ تو اس کا اعتبار کیا ہے اور نہ ہی اسے ختم اور لغو قرار دیا ہے، اوران مصالح کا حکم عام شرعی قواعد کی طرف پلٹتا ہے، اس لیے جو کوئی بھی معتبر مصلحت کے قواعد کے تحت داخل ہوگی وہ اس سے ملحق ہوگی، اور جو لغو مصلحت کے قواعد کے تحت ہوگی وہ اس سے محلق کی جائیگی

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ مصالح المرسلہ کی تعریف میں کہتے ہیں:

"وہ یہ ہے کہ مجتہد شخص دیکھے کہ یہ فعل کوئی راجح منفعت کا باعث بن رہا ہے، اور شریعت میں اس کے منافی کوئی چیز نہیں جو اسے روک رہی ہو"

دیکھیں: مجموع الفتاوی (11/342-343).

شادی کو رجسٹر کرانے اور اس کی توثیق میں کئی ایک مصالح ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

1 بیوی کے حقوق کی حفاظت ہوتی ہے وہ اس طرح کہ اس کا باقی مانندہ مہر مؤجل جو بعد میں دینے کا کہا جاتا ہے ثابت ہوتا ہے، اور اس میں شروط کا ذکر ہوتا ہے، اور بیوی اپنے خاوند اور اولاد کی وراثت لے سکتی ہے

2 اس کی اولاد باپ کی طرف منسوب ہونے کا ثبوت مل سکتا ہے

3 اس کا کسی اور کے ساتھ عقد نکاح کرنا ممنوع ہو گا کیونکہ وہ پہلے ہی شادی شدہ ہے

4 خاوند کے حقوق کی حفاظت ہوتی ہے، وہ اس طرح کہ بیوی نے جو مہر لیا ہے وہ ثابت ہو گا

خاوند چار سے زائد بیویاں نہیں کر سکے گا

اسی طرح بہت ساری کئی ایک مصلحتیں ہیں، شریعت کے لیے ممکن نہیں کہ انہیں روکے اور پیدا ہونے سے منع کرے بلکہ شادی میں حقوق کی حفاظت اور مفاسد و خرابیوں کو روکنے کی شرط لگائی جاتی ہے

اور الموسوعۃ الفقہیۃ میں درج ہے:

"اللہ سبحانہ و تعالی نے لکھنا اور گواہی اس لیے مشروع کی ہے کہ حقوق کی حفاظت ہوسکے، اس کی دلیل درج ذیل فرمان باری تعالی ہے:

اے ایمان والو جب تم ایک دوسرے سے وقت مقررہ تک قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو البقرۃ (282).

اور فرمایا:

اور تم اس پر اپنے مردوں میں سے دو گواہ بناؤ.

اور فرمایا :

اور جب تم خرید وفروخت کرو تو گواہ بنا لیا کرو

اور پھر شریعت اسلامیہ نے بعض التزامات اور معاملات کو خدشہ کے پیش نظر توثیق کرانا ضروری کیا ہے جیسا کہ نکاح ہے " انتہی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (170/6).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے دریافت کیا گیا :

کیا خاوند کےلیے متعین ہے کہ وہ اپنے عقد نکاح میں کسی شخص کو متعین کرے جو بیوی کے ولی سے ایجاب کی تلقین کرائے اور خاوند کو قبول کی تلقین کرائے، یا کہ بغیر کسی شخص کے خاوند ہی یہ سب کچھ کر سکتا ہے جبکہ عقد نکاح میں شروط اور ارکان پورے ہوں ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا :

" اگر تو معاملہ ایسا ہی ہے جیسا کہ سوال میں بیان ہوا ہے کہ آپ کی جانب سے قبول اور لڑکی کے والد کی جانب سے ایجاب گواہی کی موجودگی اور عقد نکاح میں موجود نام کی لڑکی کی رضامندی شامل ہو تو نکاح صحیح ہے، چاہے آپ دونوں کے مابین عقد نکاح کا ذمہ کسی اور شخص نے نہیں لیا، کیونکہ نکاح صحیح ہونے کےلیے یہ شرط نہیں اور نہ ہی نکاح کی تکمیل کےلیے شرط ہے کہ نکاح کوئی دوسرا شخص کرے، بلکہ حکومت نے اپنی رعایا کےلیے مقرر کیا ہے کہ نکاح وہ پڑھائے جو حکومت کی جانب سے مقرر کردہ نکاح رجسٹرار ہے تا کہ معاملہ خراب نہ ہو اور وہ لکھ لیا جائے، اور اسے کھیل نہ بنا لیا جائے اور نسب اور عزت و حقوق محفوظ رکھے جائیں، اور جھگڑے کے وقت فیصلہ کرنے میں آسانی ہو، اور ولی الامر کی واجب نیکی میں اطاعت ہو، اور اس میں رعایا کے حقوق کو منظم کرنا اور ان کی مصلحت کو ثابت و پورا کرنا شامل ہے

الشیخ ابراہیم بن محمد آل شیخ

الشیخ عبد الرزاق عفیفی

الشیخ عبد اللہ بن غدیان

الشیخ اللہ بن منیع

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (106-105/18).

اس بنا پر لڑکی کے والد کا آپ کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی نہ کرنے دینا اس لیے ہے کہ حکومت نے اس کی اجازت نہیں دی، یہ ایک مقبول امر ہے، اور اس میں شریعت کی کوئی مخالفت نہیں، اور آپ کےلیے لڑکی کے والد کی اجازت کے بغیر شادی کرنا حلال نہیں، اور لڑکی کے بھائی کی ولایت باطل ہوگی کیونکہ باپ موجود ہے، اور اس طرح کیا گیا عقد نکاح فاسد ہوگا

سوم :

عرفی شادی کی دو صورتیں ہیں :

پہلی صورت :

عورت خفیہ طورپرولی کی اجازت کے بغیر شادی کرے اورجب عرفی شادی کانام لیا جاتا ہے تولوگ فوری طورپر یہی سمجھتے ہیں ، اگر توایسا ہے تو یہ عقد نکاح حرام ہے صحیح نہیں ؛ کیونکہ ولی کی موافقت نکاح صحیح ہونے کےلیے شرط ہے

دوسری صورت :

ولی کی اجازت اور موافقت سے شادی ہو ، لیکن اس کا اعلان نہ کیا جائے اوراسے مشہورنہ کیا جائے ، یا اس کی سرکاری محکمہ سے تصدیق نہ کروائی جائے ، اگر تو یہ شادی شروط اور ارکان کے اعتبارسے صحیح ہویعنی اس میں پوری شروط اورارکان پائے جائيں تو یہ شادی صحیح ہے ، لیکن اس کے تیجہ میں بہت ساری خرابیاں مرتب ہوتی ہیں ، جسے ان خرابیوں کا علم ہوجائے وہ بالجزم یقینی طورپراس سے روکے گا اورخاص کرجب نکاح کوادارے میں رجسٹر نہ کرایا جائے

اورآپ نے اپنی جس حالت کے متعلق دریافت کیا ہے کہ لڑکی کا والد اس شادی پر موافق نہیں تواس طرح یہ شادی دوطرح سے ممنوع ہوگی :

اولی کی عدم موافقت اورعدم اجازت کی بنا پر

ب اوراس کوسرکاری محکمہ سے توثیق نہ کرنے کے اعتبارسے

سوال نمبر (2127) کے جواب میں آپ کونکاح کی شروط اورارکان اورولی کی شروط کے متعلق مختصر اوراہم نوٹ ملے گا ، اور سوال نمبر (7989) کے جواب میں نکاح صحیح ہونے کےلیے ولی کے متعلق مخصوص شرط کی تفصیل ملے گی آپ اس کا مطالعہ ضرور کریں

اور سوال نمبر (45513) اور (45663) کے جوابات میں عرفی شادی کے حکم کی تفصیل بیان ہوئی ہے آپ اس کوبھی ضرور دیکھیں

والله اعلم .

اسلام سوال وجواب

98354